اردو ذرائع ابلاغ میں عربی زبان کی بعض عام اغلاط کا جائزہ

عبدالرحمن صدیقی *

ABSTRACT:

Undoubtedly media is one of the most important pillars of any thriving country. A number of significant events have brought the Arab World into limelight during the last 15years, ranging from the attack on Afghanistan in 2001 to Iraq War and the recent Arab Spring. For stories emanating from the Arab nations, western news agencies still remain the prime source of information for Urdu TV channels and newspapers. As a result, we see a lot of spelling and pronunciation mistakes when a script is transliterated and names and places from the Arab countries are mentioned.

Contrary to English, Urdu is a language with almost similar Arabic alphabets that reduces the possibility of such errors. This article reviews some commonly used names, cities and countries of the Arab world taken from domestic and international Urdu news media, including renowned newspapers, news channels and news agencies.

Last but not the least, the article gives some pertinent suggestions on cutting down the wrong use of words and their spellings so common in Urdu media these days. Media is entrusted with providing latest news and updates along with correct names and spellings of people and places.

ذرائع ابلاغ کو (جسے انگریزی میں میڈیا کہتے ہیں) ریاست کا ایک اہم ترین ستون سمجھا جاتا ہے۔آج کی دنیا میں حالاتِ حاضرہ سے باخبر رہنے کے لیے اس کی اہمیت سے کسی طور انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔قومی اور بین الاقوامی منظرنامے پر لحہ بہ لحہ بدلتی صورتِ حال سے آگاہی کے لیے میڈیا کا استعمال لازمی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ آج بھی حالات وواقعات سے باخبر رہنے کا سب سے بڑا ذریعہ مغربی میڈیا ہی ہے۔اردو کے طباعتی ذرائع ابلاغ (پرنٹ میڈیا) ہوں یا پھر برقی ذرائع ابلاغ (الیکٹرونک میڈیا)، دونوں ہی خبروں کے حصول کے لیے بنیادی طور پر انگریزی زبان کے ذرائع پر انحصار کرتے ہیں۔اس سلسلے میں جس اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ معروف بین الاقوامی خبررساں ایجنسیوں (Reuters, AP, AFP) پر موجود انگریزی خبروں سے ترجمہ کرنے کے نتیجے میں، عرصہ دراز سے اردو اخبارات، ویب سائٹس اور چینلوں کی خبروں میں عرب شخصیات اور مقامات کے ناموں میں بے تحاشہ تحریری غلطیاں پائی جاتی ہیں۔بعض مرتبہ ان ناموں میں اِملا کی غلطیاں ہوتی ہیں جب کہ بعض مرتبہ شخصیات اور

* ریسرچ اسکالر، شعبۂ عربی، جامعہ کراچی　برقی پتا: dammami76@hotmail.com

تاریخِ موصولہ: ۲۰/۲/۲۰۱۳ء

مقامات کے عربی ناموں کے بجائے انگریزی نام ہی لکھ دیے جاتے ہیں۔

گزشتہ ۱۵ برسوں کے دوران پیش آنے والے بعض عالمی واقعات کے سبب عرب دنیا اور وہاں کے میڈیا کو دنیا بھر میں خصوصی توجہ حاصل ہوگئی ہے۔ان واقعات میں ۲۰۰۱ء میں افغانستان پر امریکی حملہ، ۲۰۰۳ء میں عراق پر امریکی حملہ اور ۲۰۱۱ء میں کئی عرب ملکوں میں عوامی انقلاب کی لہر (عرب اِسپرنگ) خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ان تمام واقعات کے تناظر میں بین الاقوامی میڈیا کے ساتھ ساتھ پاکستان میں پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا میں بھی عربی زبان کے مواصلاتی نیوز چینلوں، اخبارات اور ویب سائٹس کی مانیٹرنگ کا آغاز ہوا۔اس کے نتیجے میں گزشتہ ۱۰ برسوں کے دوران اردو میڈیا میں عربی ناموں کی اغلاط کی تصحیح ہونا شروع ہوئی اور غلط ہجّے اور غلط تلفظ میں کمی دیکھنے میں آئی، تاہم ان اغلاط کی تصحیح کے لیے اب بھی خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اس تحقیقی مقالے میں عرب دنیا کی اُن بعض شخصیات اور مقامات کے ناموں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کا استعمال عالمی خبروں میں کثرت سے ہوتا ہے۔اس سلسلے میں ہر شخصیت اور مقام کے عربی نام اور انگریزی ناموں کا ذکر کیا ہے۔اس کے بعد اردو میڈیا میں ان ناموں کے غلط طریقے سے لکھے جانے کی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔اس کے بعد ہر نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ کو بتایا گیا ہے تاکہ ان ناموں کو اردو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں صحیح طریقے سے لکھا اور پڑھا جائے۔اس کے علاوہ جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں ان عربی ناموں کو غلط طریقے سے لکھنے کی ممکنہ وجہ اور بعض ناموں کے اردو معنی بھی شامل کیے گئے ہیں۔ناموں کی تحریر میں غلطیوں کی مثالیں معروف قومی اور بین الاقوامی میڈیا سے لی گئی ہیں۔ان میں پاکستانی، برطانوی، امریکی، جرمن، روسی، تُرک اخبارات، نیوز چینلز اور ویب سائٹس شامل ہیں۔

مقالے میں اُن عربی ناموں کو شامل نہیں کیا گیا جن کے لیے اردو زبان میں باقاعدہ نام موجود ہیں (مثلاً شمالی افریقہ کے عرب ملک **المغرب** کا اردو میں نام مراکش ہے)۔سب سے پہلے اس بات کو واضح کرنا ضروری ہے کہ اس تحقیق کے لیے اردو ذرائع ابلاغ کا ہی انتخاب کیوں کیا گیا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ عربی کے تمام ۲۸ حروف تہجّی اردو میں اپنی اصل شکل کے ساتھ موجود ہیں، اس لیے عربی ناموں کو اردو میں لکھتے ہوئے غلطی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔اس کے باوجود اردو نیوز میڈیا میں عربی ناموں کی لاتعداد تحریری غلطیاں پائی جاتی ہیں۔اس کے مقابلے میں "فارسی نیوز میڈیا" میں عربی ناموں کے ہجّے کی غلطیاں نہ ہونے کے برابر ہیں۔اردو میڈیا میں عربی ناموں کی غلطیوں کو غیر اہم سمجھ کر ہرگز نظرانداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔اس غلط رجحان کے جاری رہنے کے نتیجے میں کئی جہتی اور دُور رس اثرات مرتّب ہوں گے۔

* پہلی اور بنیادی بات یہ کہ میڈیا کا استعمال کرنے والے عام لوگوں میں عربی ناموں کا غلط تلفّظ عام ہو جائے گا۔اس کے نتیجے میں مستقبل میں عام لوگوں کا عربی زبان سے تعلق مزید کمزور پڑ جائے گا۔چوں کہ دنیا بھر میں مسلمانوں کا علمی اور تہذیبی ورثہ عربی زبان سے متعلق ہے، اس تناظر میں مسلمانوں کا اس بیش بہا دولت سے رشتہ بھی کٹ جائے گا۔

* دوسری اہم بات یہ کہ دنیا بھر میں تحقیق کے لیے انٹرنیٹ کا استعمال لازمی امر بن چکا ہے۔لہٰذا تحقیق کے میدان میں قدم رکھنے والے وہ طالب علم جو عربی زبان سے واقفیت نہیں رکھتے وہ اردو ویب سائٹس پر عربی کے ناموں کے یہی غلط ہجے اپنے تحقیقی مقالہ جات میں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔جبکہ کسی بھی قسم کے تحقیقی مقالے میں ان غلط عربی ناموں کا استعمال ایک غیر مناسب اور غیر ذمہ دارانہ طرزِ عمل ہے۔

وہ نام جو غلط ہجّے کے ساتھ لکھے جاتے ہیں

الاخضرالابراہیمی

یہ الجزائر کے سابق وزیر خارجہ ہیں جو مختلف ملکوں کے لیے اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی کے طور پر بھی فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔عربی میں ان کا نام" الأخضر الابراهيمي " ہے جب کہ انگریزی میں یہ (Lakhdar Brahimi) لکھا جاتا ہے۔اردو میڈیا میں بھی اس کو اکثر" لخذر براہیمی" لکھا جاتا ہے۔

مثال: شام کے لیے اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی لخذر براہیمی نے کہا ہے کہ شام کا تنازع ہولنا کی کی اس سطح تک پہنچ گیا ہے جس کی ماضی میں مثال نہیں ملتی(۱)۔

اس نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ" الاَخضَر الاِبراہیمی " ہیں۔اردو میڈیا میں اس نام کے غلط لکھے جانے کی وجہ اصل عربی نام سے ناواقفیت ہے۔

عمرو موسیٰ

یہ مصر کے سابق وزیر خارجہ ہیں جو عرب لیگ کے سیکریٹری جنرل رہ چکے ہیں۔عربی میں ان کا نام "عمرو موسى" ہے اور انگریزی میں یہ (Amr Moussa) لکھا جاتا ہے۔اردو میڈیا میں اکثر اس کو "امر موسیٰ" لکھا جاتا ہے، یعنی نام کے پہلے حصّے کو ع کے بجائے **الف** سے اور آخری **واؤ** کے بغیر لکھا جاتا ہے۔

مثال: امر موسیٰ سمیت اپوزیشن جماعتوں کے رہنماؤں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ریفرنڈم میں دھاندلی اور بے ضابطگیوں کے خلاف کل تحریر اسکوائر سمیت تمام شہروں میں بھرپور احتجاج کریں(۲)۔

اس نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ" عَمرُو موسیٰ " ہیں(عمرو کے واؤ کو نہیں پڑھا جاتا ہے)۔اردو میڈیا میں اس نام کے پہلے حصّے کے غلط لکھے جانے کی وجہ اصل عربی نام سے ناواقفیت اور انگریزی ہجّے کی بنیاد پر اردو ہجّے کو تحریر کرنا ہے۔عربی میں "عَمرُو" کو ع پر زبر اور م پر جزم کے ساتھ پڑھا جاتا ہے جب کہ آخر میں موجود **واؤ** کو نہیں پڑھا جاتا۔عربی زبان کے قاعدے کے مطابق اس نام کے آخر میں یہ **واؤ** اس لیے لکھی جاتی ہے تا کہ دو مختلف ناموں **عُمرَ** اور **عمرٌو** میں فرق کیا جا سکے۔تاہم یہ **واؤ** غیر ملفوظ (Silent) ہوتی ہے، جس طرح انگریزی کے بہت سے الفاظ میں بعض حروف غیر ملفوظ ہوتے ہیں۔(یہ واؤ اُس زمانے کی یادگار ہے جب عربی میں حرکات واعراب مروج نہ تھے۔مدیر)

محمد البرادعی

یہ معروف مصری سفارت کار ہیں جو ایٹمی توانائی کی عالمی ایجنسی (IAEA) کے سربراہ بھی رہ چکے ہیں۔عربی میں ان کا نام" محمّد البرادعي " ہے اور انگریزی میں اس نام کو (Muhamed ElBaradei) لکھا جاتا ہے۔اردو میڈیا میں اس نام کے دوسرے حصّے کو ع کے بغیر"البرادی" لکھا جاتا ہے۔

مثال: اخبار کہتا ہے کہ محمد البرادی اور ایمن نور جیسے لبرل اور سیکیولر سیاست دانوں کو ملک چھوڑ کر جانا پڑا ہے(۳)۔

اس نام کے صحیح ہجّے اور تلفظ"مُحمد البرَ ادَعی" ہیں۔اردو میڈیا میں اس نام کو غلط لکھنے کی وجہ بھی انگریزی ہجّے سے اردو ہجّے کو تحریر کرنا ہے۔

شیخ زاید بن سلطان آلِ نہیان

یہ متحدہ عرب امارات کے بانی اور امارتِ ابوظبی کے سابق حکمراں تھے۔عربی میں ان کا نام" زاید" ہے اور انگریزی میں بھی اس کو (Zayed) لکھا جاتا ہے۔اردو میڈیا میں اس نام کو تقریباً ہمیشہ ہی **الف** کے بغیر "زید" لکھا جاتا ہے۔

مثال: العین شہر کو متحدہ عرب امارات کے پہلے بادشاہ شیخ زید بن سلطان آل نہیان کا آبائی شہر ہونے کی وجہ سے بھی خاص مقام حاصل ہے(۴)۔

اس نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ"زَایِد" ہیں۔اردو میڈیا میں اس نام کو غلط لکھنے کی وجہ اس امر سے ناواقفیت ہے کہ عربی زبان میں"زید" اور"زاید" دو علیٰحدہ نام ہیں۔

ایمن الظواہری

شیخ اسامہ بن لادن کے بعد یہ مصری نژاد ڈاکٹر القاعدہ تنظیم کے سربراہ بن گئے۔عربی میں ان کا نام "أيمن الظواهري" ہے اور انگریزی میں اس نام کو (Ayman Al-Zawahiri) لکھا جاتا ہے۔اردو میڈیا میں اس نام کے دوسرے حصّے کو **ظ** کے بجائے **ز** سے"الزواہری" لکھا جاتا ہے۔

مثال: مصری اعلی فوجی عدالت نے القاعدہ کے رہنما ایمن الزواہری کے بھائی محمد الزواہری کو جنہیں مصر میں دہشت گردانہ حملوں کی تیاری کے الزام کا سامنا تھا، بے قصور قرار دے دیا ہے(۵)۔

اس نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ"اَیمَن الظَّواہِری" ہیں۔اردو میڈیا میں اس نام کو غلط لکھنے کی اصل وجہ عربی میں اس نام کے صحیح ہجّے سے ناواقفیت ہے۔اور اگر اس نام کو ز سے لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ **ظ** کا تلفظ اردو میں بھاری اور ثقیل ہوتا ہے تو پھر سعودی دارالحکومت کا نام بھی ریاض کے بجائے ریاز لکھا جانا چاہیے، کیوں کہ **ض** کا تلفظ **ظ** سے کہیں زیادہ ثقیل اور دشوار ہے۔

القاعدہ

یہ ایک معروف بین الاقوامی تنظیم ہے جس کی بنیاد ۱۹۸۸ء میں رکھی گئی (اس تنظیم کی حیثیت، مقاصد اور کام پر بحث مقصود نہیں۔ صرف لسانی پہلو پیشِ نظر ہے اور یہاں بطور مثال تذکرہ کیا جا رہا ہے۔ادارہ)۔عربی میں اس کا نام "القاعدة" ہے اور انگریزی میں اسے (Al-Qaeda) لکھا جاتا ہے۔اردو میڈیا میں بعض مرتبہ اس کا نام ع کے بجائے ء (ہمزہ) سے "القائدہ" لکھا جاتا ہے۔

مثال: چاڈ کے صدر کے مطابق القائدہ کے سینئر رہنما عبدالحامد ابوزید کو شمالی مالی میں ہلاک کر دیا گیا ہے (۶)۔

اس تنظیم کے نام کے صحیح ہجے اور تلفظ "القاعِدہ" ہیں۔القاعدہ کو القائدہ لکھنے سے لفظ کے معنی ہی بدل جاتے ہیں۔

عربی میں "عین" کے ساتھ القاعدہ کا معنیٰ ہے اڈّہ، عمارت کی بنیاد یا ضابطہ۔جب کہ "ہمزہ" کے ساتھ القائدہ کا معنیٰ ہے پھیلا ہوا لمبا ٹیلہ یا آگے رہنے والے اونٹ (۷)۔(اور قیادت، اور قیادت کرنے والا گروہ۔مدیر)

ایک اور اہم بات یہ کہ گوگل میں اگر القاعدہ (عین کے ساتھ) لکھ کر تلاش کیا جائے تو تقریباً پندرہ لاکھ ساٹھ ہزار (۱۵۶۰۰۰۰) نتائج سامنے آتے ہیں۔دوسری جانب اگر القائدہ کو (ہمزہ کے ساتھ) لکھ کر تلاش کیا جائے تو صرف اُنچاس ہزار (۴۹۰۰۰) نتائج ملتے ہیں جو (۱۵۶۰۰۰۰) کے مقابلے میں صرف ۳ فی صد ہیں۔

اسماعیل ہنیہ

یہ فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس کے سینئر رہنما اور برطرف فلسطینی حکومت کے وزیر اعظم ہیں۔عربی میں ان کا نام "اسماعیل هنية" ہے اور انگریزی میں یہ (Ismail Haniyeh) لکھا جاتا ہے۔اردو میڈیا میں ان کے نام کے دوسرے حصّے کو "ہنیہ" کے بجائے "ہانیہ" لکھا جاتا ہے یعنی ہ کے بعد **الف** کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

مثال: غزہ میں اسرائیلی بلا اشتعال وحشیانہ جارحیت جاری ہے۔تازہ حملوں میں وزیر اعظم اسماعیل ہانیہ کے دفتر کو بھی نشانہ بنایا گیا (۸)۔

اس نام کے صحیح ہجے اور تلفظ "اِسماعیل ہَنِیَّہ" ہیں۔

صائب عریقات

یہ فلسطینی اتھارٹی کے سینئر مذاکرات کار ہیں جو متعدد مرتبہ اسرائیل کے ساتھ بات چیت میں مذاکراتی وفد کے سربراہ بھی رہ چکے ہیں۔عربی میں ان کا نام "صائب عريقات" ہے جب کہ انگریزی میں اس کو (Saeb Erekat) لکھا جاتا ہے۔اردو میڈیا میں اس نام کو غلط ہجے کے ساتھ کبھی "سائب ارکات" اور کبھی "سائب اریکات -" لکھا جاتا ہے۔

مثال: فلسطین کے اعلیٰ اہلکار سائب اریکات نے فرانسیسی خبر رساں ادارے اے ایف پی کو بتایا ہے کہ فلسطینی اتھارٹی تحقیقات شروع کرنے کے فیصلے کو خوش آمدید کہتی ہے (۹)۔

اس نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ "صَائِب عُرِیقات" ہیں۔ اردو میڈیا میں اس نام کو غلط لکھنے کی وجہ انگریزی ہجّے سے اردو میں تحریر کرنا ہے۔

نوری المالکی

یہ سال ۲۰۰۶ء میں عراق کے وزیراعظم بنے۔ عربی میں ان کا نام "نوري المالكي" ہےاور انگریزی میں اس کو (Nouri Al-Maliki) لکھا جاتا ہے۔ اردو میڈیا میں کئی مرتبہ ان کے نام کے دوسرے حصّے کو "المالکی" کے بجائے "الملکی" لکھا جاتا ہے۔

مثال: حالیہ دھماکوں پر وزیراعظم نوری الملکی نے تشدد پسند گروپوں کو گرفتار کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت دہشت گردی کے سامنے ہار نہیں مانے گی (۱۰)۔

اس نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ "نُوری المَالِکی" ہیں۔

"آل" اور "ال" میں فرق

مندرجہ بالا ناموں کی غلطیوں کے علاوہ ایک اور اہم غلطی جو اکثر مشاہدے میں آتی ہے وہ یہ کہ عرب شخصیات کے ناموں کے ساتھ جو "آل" کا لفظ ہوتا ہے اس کو اردو میڈیا میں "ال" کے لفظ سے بدل دیا جاتا ہے۔ یہ ایک بڑی غلطی ہے جس کے سبب لفظ کے معنی ہی بدل جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر متحدہ عرب امارات کے صدر اور امارتِ ابوظبی کے حکمراں کا نام شیخ خلیفہ بن زاید آل نہیان ہے، جب کہ اردو میڈیا میں اس نام کے آخری حصے کو "آل نہیان" کے بجائے "النہیان" لکھا جاتا ہے۔

مثال: شیخ خلیفہ بن زاید النہیان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج لاہور کے طلبا کی جانب سے آج پہلے ہیلتھ میلے کا انعقاد کیا جا رہا ہے (۱۱)۔

اسی طرح سعودی مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل الشیخ کے نام کے آخری حصے "آل الشیخ" کو صرف "الشیخ" لکھ دیا جاتا ہے۔

مثال: سعودی عرب کے مفتی اعظم الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ الشیخ نے مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث بننے والی فلم کے تناظر میں سفارتی عملے اور سفارتی مشنز پر حملوں کی مذمت کرتے ہوئے اسے غیر اسلامی فعل قرار دیا ہے (۱۲)۔

عربی زبان میں **آل** کا معنی کنبہ یا خاندان ہوتا ہے۔ دوسری جانب کسی لفظ سے پہلے **اَل** کا اضافہ عربی قواعد (گرامر) کی رُو سے مخصوصیت کا اظہار کرتا ہے۔ یہ **اَل** اسی طرح ہے جیسے انگریزی میں کسی لفظ سے پہلے (The) لگایا جاتا ہے۔ لہٰذا آل نہیان کا معنی ہے نہیان کا خاندان جب کہ اگر اس کو النہیان لکھ دیا جائے تو پھر اس کا معنی ہو جائیں گے، کوئی مخصوص نہیان۔ سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل الشیخ کے نام کے آخر میں بھی آل الشیخ دراصل مفتی اعظم

کے خاندان کا نام ہے۔اسی طرح قطر کے سابق امیر (حکمراں) کا نام شیخ حمد بن خلیفہ **آل ثانی** ہے جب کہ اردن کے حکمراں کا نام شاہ عبداللہ **الثانی** ہے۔

رام اللہ

یہ فلسطینیوں کے زیر انتظام مغربی کنارے میں ایک معروف شہر ہے جو بیت المقدس کے شمال میں واقع ہے۔عربی میں اس کا نام" رام اللہ" ہےاور انگریزی میں یہ (Ramallah) لکھا جاتا ہے۔اردو میڈیا میں اکثر اس شہر کا نام غلط لکھا جاتا ہے۔کبھی اس کو"راملہ"اور کبھی"رملہ" لکھا جاتا ہے۔واضح رہے کہ"رملہ" فلسطین کے ایک دوسرے شہر کا نام ہے جو ان دنوں وسطی اسرائیل میں واقع ہے۔

مثال: ترکی میں وزیر اعظم طیب اردگان سے ملاقات کے بعد جان کیری اسرائیل اور راملہ جائیں گے (۱۳)۔

مثال: حماس کے خلاف ہونے والے کریک ڈاؤن میں مغربی کنارے کے وسطی شہر رملہ سے ۱۷ رہنماؤں کو حراست میں لیا گیا (۱۴)۔

اس فلسطینی شہر کے نام کے صحیح ہجّے اور تلفظ"رَام اللہ" ہیں۔

رامَ اللہ شہر کی میونسپلٹی کی ویب سائٹ کے مطابق اس شہر کے نام کے بارے میں مختلف اقوال پائے جاتے ہیں۔اس حوالے سے جو زیادہ مستند بات سامنے آئی ہے وہ یہ کہ **رام** کا معنی ہے بلند علاقہ، اور یہ کنعانی زبان کا لفظ ہے جو فلسطین کے مختلف علاقوں میں پھیلا ہوا ہے۔عربوں نے اس کو فتح کرنے کے بعد اس کے نام میں لفظِ **اللّٰہ** کا اضافہ کر دیا جس سے یہ رامَ اللہ بن گیا۔صلیبی جنگوں میں شریک عیسائیوں نے اس شہر کا تعارف رامَ اللہ کے نام سے ہی کرایا تھا (۱۵)۔

فلسطینی نیوز اینڈ انفارمیشن ایجنسی (WAFA) کے مطابق عربی زبان میں رامَ کا مطلب ہے ارادہ کرنا یا فیصلہ کرنا۔اس لیے **رام اللّٰہ** کا مطلب ہے **اللّٰہ نے ارادہ کیا یا اللّٰہ نے فیصلہ کیا**، اس شہر کو یہ نام قرونِ وسطی کے بعد دیا گیا (۱۶)۔

رامَ اللہ شہر کے نام کو بعض مرتبہ دانستہ طور پر ہجّے تبدیل کر کے غلط لکھا جاتا ہے۔پاکستان میں ذرائع ابلاغ کے بعض اداروں میں خاص ہدایت ہے کہ چوں کہ **رام** ہندو مذہب کے ایک دیوتا (بھگوان) کا نام ہے لہذا اس کے ساتھ لفظِ اللہ ہرگز نہیں لکھا جانا چاہیے (۱۷)۔یہ وجہ انتہائی غیر معقول اور غیر پیشہ ورانہ نوعیت کی ہے، ساتھ ہی اس بات سے یہ اندازہ بھی ہوتا ہے کہ ہندی زبان نے ہمارے معاشرے کے لوگوں پر کتنا گہرا نفسیاتی اثر ڈالا ہے۔قاعدہ یہ ہے کہ کسی بھی دوسری زبان کا نام استعمال کرتے ہوئے اِس لفظ کے وہ معنی لیے جاتے ہیں جو اُس دوسری زبان میں معتبر ہوتے ہیں۔مثلاً یہاں رامَ اللہ ایک عرب ملک فلسطین کے شہر کا نام ہے اس لیے اس لفظ کے عربی معنی کا لحاظ کر کے اس کو استعمال کیا جائے گا نہ کہ اردو، ہندی یا کسی اور زبان کے معنی کا۔

اس کو ایک دوسری مثال سے سمجھنا چاہیے کہ بندر کا لفظ اردو زبان میں ایک جانور کے لیے استعمال ہوتا ہے جب کہ عربوں میں یہ مَردوں کا نام ہوتا ہے (عربی میں بندر کا معنی بندرگاہ یا بڑا شہر ہے)۔واشنگٹن میں سعودی عرب کے سابق سفیر کا نام شہزادہ بندر بن سلطان تھا جب کہ مسجد الحرام کے ایک امام کا نام بھی شیخ بندر بن بلیلہ ہے۔اب یہاں اگر کوئی لفظِ بندر کے عربی معنی کو چھوڑ کر اس کے اردو معنی کو لیتا ہے تو پھر ان شخصیات کے ذکر پر یہ سوال اُٹھایا جا سکتا ہے کہ اردو میں تو بندر ایک جانور کو کہتے ہیں اس لیے سعودی شہزادے یا مسجد الحرام (حرم شریف) کے امام کا نام بندر کیسے ہو سکتا ہے؟

نابلس

یہ آبادی کے لحاظ سے فلسطین کے بڑے شہروں میں سے ایک ہے جو مغربی کنارے کے شمال میں واقع ہے۔عربی میں اس کا نام "نابلس" ہے اور انگریزی میں اس کو (Nablus) لکھا جاتا ہے۔اردو میڈیا میں اس کو "نابلس" کے بجائے "نابلوس" لکھا جاتا ہے۔

مثال: ترکی نے مغربی کنارے میں واقع شہر نابلوس کے قریب یہودی بستیوں میں ہونے والے حملے میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد کی ہلاکت کی مذمت کی ہے(۱۸)۔

اس شہر کے نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ "نابُلُس" ہیں۔

طولکرم

یہ فلسطینیوں کے زیرِ انتظام مغربی کنارے میں واقع ایک چھوٹا سا شہر ہے۔عربی میں اس کا نام "طولکرم" ہے جب کہ انگریزی میں یہ (Tulkarem) لکھا جاتا ہے۔

اردو میڈیا میں اس کو "تلکرم" لکھا جاتا ہے۔

مثال: مغربی کنارے میں اسرائیلی فوج اور فلسطینی مظاہرین میں جھڑپیں ہوئی ہیں، جھڑپیں مغربی کنارے کے شہر تلکرم میں ہوئیں(۱۹)۔

اس شہر کے نام کا صحیح ہجّے اور تلفّظ "طُولکَرم" ہیں۔

رفح

فلسطینیوں کے زیر انتظام غزہ پٹی کے جنوب میں یہ شہر مصر کی سرحد کے ساتھ واقع ہے۔عربی میں اس کا نام "رفح" ہے اور انگریزی میں یہ (Rafah) لکھا جاتا ہے۔اردو میڈیا میں اکثر و بیشتر اس کو "رفاہ" لکھا جاتا ہے۔

مثال: القدس بریگیڈ غزہ پٹی کے جنوبی شہر رفاہ میں موجود ایک فعال فلسطینی جہادی گروپ ہے(۲۰)۔

اس شہر کے نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ "رَفَح" ہیں۔

ابوظبی

یہ رقبے کے لحاظ سے متحدہ عرب امارات کی سب سے بڑی امارت اور اس کا دارالحکومت بھی ہے۔عربی میں اس کا نام "أبو ظبي" ہے جب کہ انگریزی میں اس کو(Abu Dhabi) لکھا جاتا ہے۔اردو میڈیا میں اس کا نام اکثر "ابوظہبی" لکھا جاتا ہے۔

مثال:ابوظہبی میں پاکستان اور سری لنکا کی کرکٹ ٹیموں کے درمیان تین ٹیسٹ میچز پر مشتمل سیریز کا پہلا ٹیسٹ ڈرا ہوگیا(۲۱)۔

ابوظہبی کے نام میں **ظ** کے بعد جو ہ لگائی جاتی ہے وہ اضافی ہے۔ہم یہ بات اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ عربی کے حروف **ض یا ظ** کے بدلے انگریزی میں (DH) لکھا جاتا ہے اور اسی لیے انگریزی میں **ابو ظبی** کو **ابودھبی** پڑھا جاتا ہے۔یہاں بھی (DH) کا استعمال پورے **ظ** کے لیے ہے،اس لیے اردو میں **ابو ظھبی** لکھتے ہوئے **ظ** کے بعد ہ کے اضافے کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں بنتی ہے۔اس شہر کے نام کے صحیح ہجّے اور تلفظ"اَبوظَبی" ہیں۔

دبئ

یہ آبادی کے لحاظ سے متحدہ عرب امارات کی سب سے بڑی امارت ہے۔عربی میں اس کا نام "دبي" ہے اور انگریزی میں یہ (Dubai) لکھا جاتا ہے۔اردو میڈیا میں اکثر اس کو"دوبئ" یعنی **دال** کے بعد **واؤ** لگا کر لکھا جاتا ہے۔

مثال:متحدہ عرب امارات کے عالمی سیاحتی مرکز دوبئ میں سال نو کے استقبال کیلئے ریکارڈ توڑ آتش بازی کا مظاہرہ کیا جائے گا(۲۲)۔

اردو میں اس غلطی کی وجہ انگریزی کے ہجّے کو بنیاد بنانا ہے۔عربی کے تلفّظ میں **دال** پر پیش ہونے کے سبب انگریزی میں (D) کے بعد (U) لکھا جاتا ہے تاہم اس بنیاد پر اردو میں **دال** کے بعد **واؤ** لگانا کسی طور درست نہیں ہے۔اگر واقعتا **واؤ** لگانے کی وجہ **دال** پر پیش ہے تو پھر عربی کے دیگر الفاظ میں کسی حرف پر پیش ہونے کے سبب یہ اضافی **واؤ** کیوں نہیں بڑھائی جاتی ہے۔مثلاً حرم شریف کے امام شیخ عبدالرّحمن السّدیس کو السّودیس اور شیخ سعود الشّریم کو الشّوریم کیوں نہیں لکھا جاتا ہے۔اسی طرح پھر اُسامہ نام کو بھی اوسامہ لکھا جانا چاہیے۔متحدہ عرب امارات کی اس امارت کے نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ"دُبئ" ہیں۔

صلالہ

یہ سلطنتِ عُمان کا دوسرا سب سے بڑا شہر اور اہم بندرگاہ ہے۔عربی میں اس کا نام"صلالة" ہے اور انگریزی میں اس کو(Salalah) لکھا جاتا ہے۔اردو میڈیا میں اکثر مرتبہ اس کو **ص** کے بجائے **س** سے"سلالہ" لکھا جاتا ہے۔

مثال: مغوی جہاز ایم وی سوئز صومالیہ سے عمان کی بندرگاہ سلالہ آ رہا تھا کہ قزاقوں نے اس کی حفاظت پر مامور پاک بحریہ کے جہاز پی این ایس بابر پر حملہ کر دیا(۲۳)۔

اس شہر کے نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ "صَلالہ" ہیں۔

عُمان

یہ جزیرہ نما عرب کے جنوب مشرقی حصے میں واقع ایک خلیجی ملک ہے جس کا دارالحکومت مسقط ہے۔عربی میں اس کا نام "عمان" ہے اور انگریزی میں اس کو (Oman) لکھتے ہیں۔اردو میڈیا میں اس کو "اومان" لکھا جاتا ہے۔

مثال: اومان کے سلطان قابوس بن سعید نے ان چودہ مظاہرین کو معاف کر دیا ہے جنہیں دو ہزار گیارہ میں عرب ممالک میں ہونے والے مظاہروں میں حصہ لینے پر جیل بھیج دیا گیا تھا(۲۴)۔

اردو میں اس نام کو لکھتے ہوئے انگریزی ہجّے کے (O) کو سامنے رکھ کر اومان لکھا جاتا ہے، یعنی ع کو ہٹا کر اس کی جگہ **او** لگا دیا جاتا ہے۔

اس خلیجی سلطنت کے نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ "عُمان" ہیں۔اس کو 'ع' پر پیش اور 'م' پر زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

عَمّان

یہ اُردن کا دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر ہے۔عربی میں اس کا نام "**عمان**" ہے اور انگریزی میں اس کو (Amman) لکھتے ہیں۔اردو میں یہاں بھی انگریزی کے ہجّے کو اپناتے ہوئے اس کو "امان" لکھا جاتا ہے، یعنی انگریزی کے (A) کو بنیاد بنا کر ع کو **الف** سے بدل دیا جاتا ہے۔

مثال: سو کے قریب بچے اردن کے دارالحکومت امان میں جمع ہوئے چراغاں کیا اور امن کے گیت گائے(۲۵)۔

اس شہر کے نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ "عَمّان" ہیں۔اس کو 'ع' پر زبر اور 'م' پر تشدید کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

یہ بات واضح رہے کہ خلیجی سلطنت ہو یا اردن کا دارالحکومت، عربی میں دونوں کے ناموں کے ایک ہی ہجّے (**عمان**) ہیں تاہم ان دونوں کے تلفّظ میں واضح فرق ہے۔

نینویٰ

یہ عراق کے ایک شمالی صوبے کا نام ہے۔عربی میں اس کا نام "نینوی" ہے جب کہ انگریزی میں یہ (Nineveh) لکھا جاتا ہے۔اردو میڈیا میں اس کو کبھی "نینوہ" اور کبھی "نینوا" لکھا جاتا ہے۔

مثال: نینوہ صوبہ میں یونس الرمہ نے گھر پر کارنر میٹنگ بلا رکھی تھی جونہی لوگ جمع ہوئے تو بمبار نے ہجوم میں گھس کر خود کو اڑا لیا(۲۶)۔

مثال: عراق کے شمالی صوبہ نینوا کے دارالحکومت موصل میں ہفتہ کو جنازے پر خودکش حملے میں ۲۱/افراد ہلاک اور

متعدد زخمی ہو گئے (۲۷)۔

اس نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ "نِینَوَی" ہیں۔ اردو میں جس طرح اعلیٰ، ادنیٰ اور اقصیٰ جیسے الفاظ میں آخر کی ی پر کھڑا زبر آتا ہے اسی طرح نینویٰ کو بھی لکھا جائے گا۔

دیالیٰ

یہ عراق کے ایک مشرقی صوبے کا نام ہے۔ عربی میں اس کا نام "دیالی" ہے اور انگریزی میں اس کو (Diyala) لکھا جاتا ہے۔ اردو میڈیا میں اس کو کبھی "دیالا" اور کبھی "دیالہ" لکھا جاتا ہے۔

مثال: عراق کے صوبے دیالا میں کار بم دھماکے کے نتیجے میں ۳۰ افراد ہلاک جب کہ ۴۰ زخمی ہو گئے (۲۸)۔

مثال: عراق میں مسلح افراد نے آئل کمپنی کے مزدوروں پر فائرنگ کر دی۔ اندوہ ناک واقعہ بغداد کے شمال میں واقع دیالہ صوبے میں پیش آیا (۲۹)۔

اس نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ "دِیَالیٰ" ہیں۔

بعقوبہ

یہ عراق کے مشرقی صوبے دیالیٰ کا اہم شہر ہے۔ عربی میں اس کا نام "بعقوبة" ہے اور انگریزی میں یہ (Baqubah) لکھا جاتا ہے۔ اردو میڈیا میں اس کو کبھی "باقوبا" اور کبھی "باقوبہ" لکھا جاتا ہے۔

مثال: دوسری طرف عراقی شہر باقوبا اور موصل میں بھی بم دھماکوں میں دو شہری مارے گئے ہیں (۳۰)۔

مثال: بغداد کے شمال میں نسلی طور پر ملے جلے شہر باقوبہ کے مرکز میں بم دھماکوں میں ۴ بچوں سمیت ۶ افراد ہلاک ہو گئے (۳۱)۔

اس نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ "بَعقُوبَہ" ہیں۔

وہ نام جو عربی کے بجائے انگریزی میں لکھ دیے جاتے ہیں

شارجہ

یہ متحدہ عرب امارات کی تیسری بڑی امارت ہے۔ عربی میں اس کا نام "الشارقة" ہے، جب کہ انگریزی میں اس کو (Sharjah) کہتے ہیں۔ اردو میڈیا میں بھی اس کا انگریزی نام "شارجہ" استعمال کیا جاتا ہے۔

مثال: سابق چیف سلیکٹر صلاح الدین صلو نے ٹیم کی فائٹنگ اسپرٹ کو شارجہ ٹیسٹ میں فتح کی وجہ قرار دیا ہے (۳۲)۔

یہ بات صحیح ہے کہ اردو تحریر اور بول چال میں شارقہ کے بجائے شارجہ کا لفظ ہی رائج ہو چکا ہے۔ تاہم سوال یہ ہے کہ یہ کیوں رائج ہوا اور اس جیسے دوسرے انگریزی کے نام جو اردو میں استعمال ہوتے ہیں ان کو عربی میں لکھنے کی کوشش کیوں نہیں کی جاتی ہے۔ یہاں ایک بات قابلِ غور ہے کہ اردو میں مغربی دنیا کے شہروں، ملکوں اور شخصیات کے نام انگریزی ہجّے

اور تلفظ کے ساتھ ہی لکھے جاتے ہیں۔مثال کے طور پر امریکی دارالحکومت کا نام Washington ہے تو اردو میں بھی اسے واشنگٹن ہی لکھا جاتا ہے۔ جب کہ عربی میں **گ** اور ٹ کے حروف نہ ہونے کی وجہ سے اس کو **واشنطن** لکھا جاتا ہے۔

لہٰذا یہ اُصول مدّنظر رکھنا چاہیے کہ جب انگریزی نام ہونے کی وجہ سے اردو میں **واشنگٹن** کو عربی ہجّے سے **واشنطن** نہیں لکھا جا سکتا ہے تو پھر ایک عرب امارت **شارقہ** کا نام بھی انگریزی میں نہیں لکھا جانا چاہیے۔اس امارت کے نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ" شَارِقَہ" ہیں۔

طرابلس

یہ افریقا کے ایک عرب ملک لیبیا کے دارالحکومت کا نام ہے۔اس کے علاوہ یہ لبنان کے بھی ایک شہر کا نام ہے جو دارالحکومت بیروت کے بعد دوسرا بڑا شہر ہے۔عربی میں لیبیا کے دارالحکومت کا مکمل نام "**طرابلس الغرب**" ہے جب کہ لبنان کے شہر کا مکمل نام" **طرابلس الشرق**" ہے۔عرب میڈیا میں دونوں شہروں کے لیے مختصراً صرف"طرابلس" استعمال ہوتا ہے۔انگریزی میں ان دونوں شہروں کا نام (Tripoli) ہے۔اردو میڈیا میں بعض مرتبہ لیبیا کے دارالحکومت کو"ٹریپولی" لکھا جاتا ہے۔

مثال: سلامتی کونسل نے لیبیا کے دارالحکومت ٹریپولی میں روسی سفارتخانے پر حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے(۳۳)۔

اور بعض مرتبہ لبنان کے شہر کے لیے"ٹریپولی" استعمال کیا جاتا ہے۔

مثال: لبنان کے شہر ٹریپولی میں جمعرات کے روز مسلح افراد نے فائرنگ کر کے حزب اللہ کے ایک حامی سمیت تین افراد کو ہلاک کر دیا(۳۴)۔

اور بعض مرتبہ ایک ہی خبر کے اندر پہلے عربی میں طرابلس اور پھر اگلی سطور میں انگریزی نام ٹریپولی بھی لکھا دیکھا گیا ہے جو صحافت کے سنجیدہ اور پیشہ ورانہ مزاج کے یکسر خلاف بات ہے۔اور اس سے یقیناً خبر پڑھنے والے قارئین کا ذہن بھی غلط فہمی کا شکار ہو سکتا ہے۔

مثال: لیبیا کے صدر معمر قذافی نے اپنی گاڑی میں دارالحکومت طرابلس کی سڑکوں پر گشت کیا۔۔۔علاوہ ازیں کرنل قذافی کے ٹریپولی کی سڑکوں پر گشت کے بعد لیبین دارالحکومت میں باغی انڈر گراؤنڈ چلے گئے ہیں(۳۵)۔

لیبیا کا دارالحکومت ہو یا لبنان کا شہر، اردو میڈیا میں کبھی ایک کا نام عربی میں اور دوسرے کا انگریزی میں لکھا جاتا ہے۔اس سلسلے میں ایک منطق یہ بیان کی جاتی ہے کہ دونوں شہروں کے ایک جیسے نام ہونے کی وجہ سے ان میں فرق کرنے کے لیے مختلف طریقوں سے لکھا جاتا ہے۔اس منطق کے غلط ہونے کی دو وجوہات ہیں، پہلی وجہ یہ ہے کہ ذرائع ابلاغ میں اِن شہروں کے ذکر سے پہلے اُن ملکوں کا نام آتا ہے جہاں یہ واقع ہیں، اس لیے کنفیوژن کی کوئی بات نظر نہیں آتی۔دوسری وجہ یہ ہے کہ ذرائع ابلاغ کی ایک اہم ذمّے داری یہ بھی ہے کہ اگر دنیا میں ایک ہی نام کے متعدد مقامات موجود ہیں تو اس

معلومات کو صحیح اور اصل ناموں کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے نہ کہ ایک کا نام اردو میں اور ایک کا انگریزی میں لکھا جائے۔لیبیا کا دارالحکومت اور لبنان کا دوسرا بڑا شہر، دونوں کے نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ"طَرابُلُس" ہیں۔

صیدا

یہ مشرق وسطیٰ کے ایک عرب ملک لبنان کا تیسرا بڑا شہر ہے۔ملک کے جنوب میں واقع یہ شہر دنیا کے قدیم ترین شہروں میں شمار کیا جاتا ہے۔عربی میں اس کا نام " صیدا " ہے جب کہ انگریزی میں اس کو (Sidon) کہتے ہیں۔اردو میڈیا میں بھی اس کو"سیدون" لکھا جاتا ہے۔

مثال: لبنان کے جنوبی شہر سیدون کے قریب خودکش بمبار نے اقوام متحدہ کی ایک گاڑی کو دھماکے سے اڑادیا(۳۶)۔

اس شہر کے نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ "صَیدا" ہیں۔

صور

یہ لبنان کے جنوب میں واقع ایک ساحلی شہر کا نام ہے۔عربی میں اس کا نام "صور" ہے جب کہ انگریزی میں اس کو (Tyre) کہتے ہیں۔اردو میڈیا میں اس کے لیے" طائر" کا نام استعمال کیا جاتا ہے۔

مثال: لبنان کے عسکری ذرائع کا کہنا ہے کہ نامعلوم مسلح افراد کی جانب سے جنوبی بندرگارہ طائر سے مشرقی اسرائیل پر راکٹ حملے کیے گئے ہیں (۳۷)۔

اس شہر کے نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ"صُور" ہیں۔

بیت المقدس

یہ رقبے اور آبادی کے لحاظ سے فلسطینی اراضی کا سب سے بڑا شہر ہے اور اس کا شمار دنیا کے قدیم ترین شہروں میں ہوتا ہے۔عربی میں اس کا نام" القدس" ہے، اس کے علاوہ یہ "بیت المقدس" اور "القدس الشریف" کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ انگریزی میں اس شہر کا نام (Jerusalem) ہے۔اردو میڈیا میں بعض مرتبہ اس کو بیت المقدس کے بجائے" یروشلم" لکھا جاتا ہے۔

مثال: اسرائیل کے دارالحکومت یروشلم میں دوسرے سالانہ آئس فیسٹیول کا آغاز کردیا گیا ہے، جہاں برف سے تخلیق کیا گیا شہر لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے(۳۸)۔

اس شہر کے نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ" بَیتُ المَقدِس" ہیں۔

الخلیل

یہ فلسطینیوں کے زیر انتظام مغربی کنارے کے جنوب میں واقع ایک شہر ہے۔فلسطینیوں کے زیر انتظام شہروں میں آبادی اور رقبے کے لحاظ سے غزہ کے بعد یہ دوسرا سب سے بڑا شہر ہے۔عربی میں اس کا نام" الخلیل" ہے جب کہ

انگریزی میں اس کو (Hebron) کہتے ہیں۔ اردو میڈیا میں بھی اس کا انگریزی نام"ہیبر ون" لکھا جاتا ہے۔

مثال: جمعرات کو مغربی کنارے کے شہر ہیبر ون میں تینوں فلسطینیوں کی نمازِ جنازہ میں ہزاروں فلسطینی باشندے شریک ہوئے(۳۹)۔

اس شہر کے نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ"اَلخَلیل" ہیں۔

اریحا

یہ فلسطینیوں کے زیر انتظام مغربی کنارے میں دریائے اردن کے قریب واقع ایک تاریخی شہر ہے۔ عربی میں اس کا نام"اریحا" ہے جب کہ انگریزی میں اس کو (Jericho) کہتے ہیں۔ اردو میڈیا میں بھی اس کو"جیریکو" لکھا جاتا ہے۔

مثال: طبی ماہرین نے تپ دق کی بیماری کے آغاز کا پتہ چلانے کے لیے فلسطین کے قدیم ترین شہر جریکو سے ملنے والے انسانی ڈھانچوں پر تحقیق شروع کر دی(۴۰)۔

اس شہر کے نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ"اَرِیحا" ہیں۔

حلب

یہ ملکِ شام کا سب سے بڑا شہر ہے۔ ملک کے شمال مغرب میں واقع یہ مشہور اور پرانا شہر دارالحکومت دمشق سے 310 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ عربی میں اس کا نام"حلب" ہے اور انگریزی میں اس کو (Aleppo) کہتے ہیں۔ اردو میڈیا میں بھی اس کا انگریزی نام"الیپو" لکھا جاتا ہے۔

مثال: دوسری جانب شام کے شہر الیپو میں القاعدہ کے حامی شدت پسندوں اور باغیوں کے درمیان لڑائی جاری ہے۔(۴۱)

اس شہر کے نام کے صحیح ہجّے اور تلفّظ"حَلَب" ہیں۔

الجزائر

یہ براعظم افریقہ کا سب سے بڑا ملک ہے جو اس براعظم کے شمال میں واقع ہے۔ عربی میں اس کا نام"الجزائر" ہے اور انگریزی میں اس کو (Algeria) کہتے ہیں۔

الجزائر کے دارالحکومت کا نام بھی"الجزائر" ہے جو ملک کا سب سے بڑا شہر ہے اور انگریزی میں اس کو (Algiers) کہتے ہیں۔ اردو میڈیا میں ان دونوں ناموں کو بہت زیادہ خلط ملط کر دیا جاتا ہے۔ اکثر و بیشتر الجزائر (ملک) کے عربی نام کی جگہ انگریزی نام"الجیریا" استعمال ہوتا ہے۔

مثال نمبر ۱: برطانوی پولیس نے انکشاف کیا کہ گرفتار ۴ افراد میں سے ایک کا تعلق کراچی کے علاقے لیاری سے ہے، جب کہ باقی ۳ کا تعلق ترکی، آذربائیجان اور الجیریا سے ہے(۴۲)۔

اسی طرح دارالحکومت الجزائر (شہر) کا بھی انگریزی نام "الجیر" لکھا جاتا ہے۔

مثال نمبر ۲: العربیہ کے نامہ نگاروں کے مطابق دارالحکومت الجیر میں صدارتی محل کے باہر کم وبیش ۵ ہزار طلبا و طالبات نے جمع ہو کر حکومت کیخلاف اور اپنے مطالبات کے حق میں نعرے بازی کی (۴۳)۔

بعض مرتبہ تو ایک ہی خبر میں ملک کا نام انگریزی میں اور دارالحکومت کا نام عربی میں لکھ دیا جاتا ہے۔

مثال نمبر ۳: الجیریا کے دارالحکومت الجزائر میں بھی ہزاروں لوگوں نے حکومت کے خلاف مظاہرہ کیا ہے (۴۴)۔

اور بعض مرتبہ خبر میں پہلے ملک کا نام عربی میں اور پھر دارالحکومت کی جگہ بھی ملک کا ہی نام انگریزی میں لکھ دیا جاتا ہے۔

مثال نمبر ۴: الجزائر کے دارالحکومت الجیریا میں ہونے والے دو بم دھماکوں میں ہلاکتوں کی تعداد سڑسٹھ ہوگئی ہے (۴۵)۔

مندرجہ بالا چاروں مثالوں سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ذرائع ابلاغ میں کام کرنے والوں کا غیر پیشہ ورانہ رجحان اور بنیادی معلومات سے ان کی ناواقفیت، کس طرح قارئین کے سر چکرا دینے کا سبب بنتے ہیں۔ یہ تمام کنفیوژن اور غلطیاں ان ناموں کو عربی کے بجائے انگریزی میں لکھنے کی وجہ سے ہیں۔ الجزائر اور اس کے دارالحکومت کا نام انگریزی میں لکھنے کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ عربی میں ملک اور دارالحکومت دونوں کا ایک ہی نام ہے،، اس لیے ان میں فرق کرنے کے لیے انگریزی ناموں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں پہلی بات تو وہ ہی ہے جو پچھلی سطروں میں بیان کی جا چکی ہے کہ اردو میڈیا میں عربی ناموں کو جوں کا توں ہی لکھا جانا چاہیے نہ کہ انگریزی زبان کے ناموں کے ساتھ۔ دوسری بات یہ کہ دنیا میں کئی ممالک ہیں جہاں ملک اور دارالحکومت کا ایک جیسا نام ہے۔ مثال کے طور پر میکسیکو کا دارالحکومت میکسیکو شہر ہے اور کویت کا دارالحکومت کویت شہر ہے۔ الجزائر کے معاملے میں بھی کنفیوژن کو ختم کرنے کے لیے اردو میں ملک کا نام **الجزائر** اور دارالحکومت کا نام **الجزائر شہر** لکھا جانا چاہیے۔ اس نام کے صحیح ہجے اور تلفظ "اَلجزائرِ" ہیں۔

الدار البیضا

یہ افریقہ کے ملک مراکش کا سب سے بڑا شہر اور اہم ترین بندرگاہ ہے۔ عربی میں اس کا نام "الدار البیضاء" ہے جب کہ انگریزی میں اس کو (Casablanca) کہتے ہیں۔ اردو میڈیا میں بھی اس کا نام "کاسابلانکا" لکھا جاتا ہے۔

مثال: مراکش کے سب سے بڑے شہر کاسابلانکا میں ہزاروں شہریوں نے بدعنوانی اور مہنگائی کے خلاف مظاہرہ کیا ہے (۴۶)۔

اس نام کے صحیح ہجے اور تلفظ "اَلدَّارُالبَیضا" ہیں۔

اردو اور عربی کے لسانیاتی تقابل میں حرف وصوت کا رشتہ

اس مقالے کے اختتام سے قبل اردو اور عربی کے حروف اور ان کی آوازوں کے تعلق پر ایک نظر ڈالنا ضروری ہے۔ اس سے یہ بات بخوبی واضح ہو جائے گی کہ عربی کے حروف کو ملتی جلتی آوازوں والے دیگر اردو حروف سے بدل دیا جائے

تو اہلِ لغت کے نزدیک اردو زبان پر اس کے کیا اثرات مرتّب ہوں گے۔

اس سلسلے میں ڈاکٹر احسان الحق اپنی کتاب "اردو عربی کے لسانی رشتے" میں لکھتے ہیں:

"عربی زبان کے تمام ۲۸ حروف اردو کے حروفِ تہجّی میں استعمال ہوتے ہیں۔تاہم اردو کا صوتی نظام عربی کے صوتی نظام سے بڑی حد تک مختلف ہے۔اردو میں عربی حروف، اردو کے صوتی نظام کے تحت وہ کردار ادا نہیں کرتے جو وہ خود عربی میں عربی کے صوتی نظام کے تحت ادا کرتے ہیں۔مثلاً: **ث** اور **ص** کو **س** سے۔۔۔**ذ**، **ض**، **ظ** کو **ز** سے۔۔۔**ط** کو **ت** سے۔۔۔**ح** کو **ھ** اور **ع** کو **ء** سے ادا کیا جاتا ہے۔اردو میں ان حروف کے تلفظ کی خصوصیت موجود نہیں ہے،، اسی لیے عربی کے یہ آٹھ حروف اردو میں اپنا تحریری وجود تو رکھتے ہیں لیکن ان حروف کی آوازیں اردو کے صوتیاتی نظام میں جگہ نہیں پا سکیں۔اردو میں ان حروف کے غیر صوتی کردار کی وجہ سے بعض ماہرینِ لسانیات اردو ہجا میں ان کا وجود باقی رکھنے کے قائل نہیں ہیں۔جب کہ بعض دوسرے ماہرین ان آوازوں کو مستقل صوتیوں (Phonemes) کا مرتبہ عطا کرتے ہیں۔ آرا کی ان دو انتہاؤں کے درمیان اعتدال کا راستہ یہ ہے کہ چوں کہ اردو میں عربی کے یہ ملتی جلتی آوازوں والے حروف، صوتیہ (Phoneme) کی تمام شرائط پر پورا نہیں اترتے۔اس لیے انہیں صوتیوں (Phonemes) کا مقام دینے کے بجائے تحریریے (Graphemes) قرار دیا جائے۔کیوں کہ ان تحریریوں (Graphemes) کے ساتھ اردو میں ہزاروں عربی الفاظ کا وجود وابستہ ہے۔یہ الفاظ اس زبان کا برسوں پرانا تمدنی سرمایہ اور اس زبان کی اسلامی شناخت ہیں۔ان تحریریوں (Graphemes) کو اردو زبان سے ختم کرنے کی صورت میں بہت زیادہ الجھنوں کا پیدا ہونا ناگزیر امر ہے۔اگر اردو میں **ثواب** اور **صواب** کو **سواب**۔۔۔ **ذم** اور **ضم** کو **زم** لکھنا شروع کر دیا جائے تو زبان مختلف معنی رکھنے والے الفاظ کے وجود سے گراں بار ہو جائے گی اور یہ زبان کا تموّل نہیں بلکہ فقر ہوگا۔لہٰذا عربی کے ملتی جلتی آوازوں والے صوتیے (Graphemes) جو الفاظ کے درمیان حدِّ فاصل قائم کرتے ہیں، اردو تحریر کی بنیادی ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔"(۴۷)

خلاصہ بحث:

ذرائع ابلاغ (میڈیا) میں روزانہ دنیا بھر سے نئی خبروں اور نئے الفاظ کے سامنے آنے کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔اس لیے یہ ممکن نہیں تھا کہ اردو نیوز میڈیا میں غلط لکھے جانے والے تمام عربی ناموں کو اس سطح کی تحقیق میں شامل کیا جاتا۔تاہم اُن معروف شخصیات اور مقامات کے ناموں کو شامل کرنے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے جو باقاعدگی کے ساتھ عالمی خبروں کی زینت بنتے رہتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ ناموں کی صحیح تحریر اور تلفّظ کو یقینی بنانے کے لیے عربی اور اردو زبان کے ماہرین کی آرا اور مشوروں سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

نیوز میڈیا کی یہ اہم ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں تک صحیح معلومات پہنچائے اور ان معلومات میں شخصیات اور مقامات کے صحیح نام بھی شامل ہیں۔ اردو نیوز میڈیا میں عربی ناموں کی غلطیوں کو آسانی سے درست کیا جاسکتا ہے تاہم اس کے لیے سنجیدگی سے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ چوں کہ اردو نیوز میڈیا میں کام کرنے والے افراد کو عموماً عربی زبان نہیں آتی، اور ان تمام افراد کو عربی زبان سکھانا عملی طور پر ممکن بھی نہیں ہے۔ ایسی صورتِ حال میں چند قابلِ عمل تجاویز پیش کی جارہی ہیں، جن کے ذریعے اردو نیوز میڈیا میں عربی ناموں کی بکثرت پائی جانے والی غلطیوں سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔

تجاویز

۱۔ الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کے اداروں میں نیوز ڈیسک کے عملے کے لیے مختصر مدت کے ایسے تربیتی پروگراموں اور ورکشاپس کا انتظام کیا جانا چاہیے جن میں شرکت کے بعد ان افراد کے اندر عربی ناموں کے ہجّے اور تلفّظ کی غلطیوں سے بچنے کی صلاحیت پیدا ہوسکے۔ ان تربیتی پروگراموں میں نیوز چینلوں کے اینکرز، نیوز پروڈیوسرز، اسائنمنٹ ایڈیٹرز، کاپی ایڈیٹرز، کاپی رائٹرز کے علاوہ اخبارات اور مجلّات کے ایڈیٹرز اور سَب ایڈیٹرز سمیت خبروں کے مواد (Content) سے متعلق تمام افراد کی شرکت کو یقینی بنایا جائے۔

۲۔ پاکستان اور دیگر غیر عرب ممالک میں جامعات کے عربی زبان کے شُعبوں اور عربی زبان سکھانے والے دیگر اداروں کو چاہیے کہ وہ اس سلسلے میں آگہی کے لیے ذرائع ابلاغ (میڈیا) سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے خصوصی تربیتی پروگرام اور ورکشاپس کا انعقاد کریں۔

۳۔ اربابِ اقتدار کو چاہیے کہ وہ پاکستان میں عربی زبان کی بنیادی تعلیم کو لازمی بنائے۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ عربی زبان کی ترویج واشاعت کی طرف توجہ دے۔ آئین کے باب دوم کے آرٹیکل نمبر ۳۱ شق ۲ میں واضح طور پر تحریر ہے کہ: ”ریاست کے فرائض میں یہ داخل ہے کہ ریاست، مسلمانِ پاکستان کے لیے اسلامیات اور تعلیمِ قرآن کو لازمی قرار دے، **نیز وہ عربی زبان کی تعلیم و تدریس، فروغ اور اشاعت کی حوصلہ افزائی کرے۔**“(۴۸)

مراجع و حواشی

(۱) جیو نیوز مورخہ ۳۰ جنوری، ۲۰۱۳ء)

http //:urdu.geo.tv/UrduDetail.aspx?ID=85999

(۲) روزنامہ جنگ (مورخہ ۱۷ دسمبر، ۲۰۱۲ء)

http //:jang.com.pk/urdu/update_details.asp?nid=79937

(۳) وائس آف امریکا –اردو (مورخہ ۵ نومبر، ۲۰۱۳ء)

http //:www.urduvoa.com/content/us-press-roundup-kerrys-egypt-visit/1784342.html

(۴) سماء ٹی وی (مورخہ ۲۲ نومبر، ۲۰۱۱ء)

http //:www.samaa.tv/urdu/urdu-news-11-22-2011-3323-2.html

(۵) صدائے روس (مورخہ ۲۰ مارچ، ۲۰۱۲ء)

http //:urdu.ruvr.ru/2012_03_20/68975396

(۶) بی بی سی اردو (مورخہ ۲ مارچ، ۲۰۱۳ء)

http //:www.bbc.co.uk/urdu/world/2013/03/130301_mali_alqaeda_leader_killed_rk.shtml

(۷) کیرانوی، مولانا وحید الزماں قاسمی۔ القاموس الوحید (عربی اردو لغت)، (اشاعت اوّل)، ص ۱۳۳۷، ۱۳۶۵، لاہور۔کراچی: ادارہ اسلامیات، (۲۰۰۱ء)، (القاعدۃ اور القائدۃ اگر واقعی عربوں نے اپنی تنظیم کا نام رکھا ہوتا تو وہ القائدۃ ہی رکھتے، کسی بھی پڑھے لکھے عرب سے ایسی بدذوقی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، جو اِن دونوں کلمات کے معنی ومفہوم اور قرآنی پس منظر سے ذرا سی بھی شُدبُد رکھتا ہو۔ مدیر)

(۸) SANA– South Asian NewsAgency (مورخہ ۱۸ نومبر، ۲۰۱۲ء)

http //:www.sananews.net/urdu/archives/113467

(۹) بی بی سی اردو (مورخہ ۲۹ اگست، ۲۰۱۲ء)

http //:www.bbc.co.uk/urdu/world/2012/08/120828_arafat_murder_inquiry_zz.shtml

(۱۰) اردو ڈان (مورخہ ۱۵ اگست، ۲۰۱۳ء)

http //:urdu.dawn.com/news/116435/at-least-33-killed-in-baghdad-car-bomb-blasts

(۱۱) روزنامہ دنیا (مورخہ ۲۸ اپریل، ۲۰۱۳ء)

http //:www.dunya.com.pk/index.php/city/lahore/2013-04-28/121640#.UuQJstIcBhc

(۱۲) العربیہ نیٹ (مورخہ ۱۶ ستمبر، ۲۰۱۲ء)

http //:www.alarabiya.net/articles/2012/09/16/238305.html

(۱۳) روزنامہ جنگ (مورخہ ۷ اپریل، ۲۰۱۳ء)

http //:jang.com.pk/urdu/update_details.asp?nid=95724

(۱۴) روزنامہ دنیا (مورخہ ۴ ستمبر، ۲۰۱۳ء)

http //:www.dunya.com.pk/index.php/dunya-meray-aagay/2013-09-04/209234#.UuEM69IcBhc

(۱۵) رام اللہ میونسپلٹی (Ramallah Municipality)

http //:www.ramallah.ps/ar_page.aspx?id=UPtSwva277911876aUPtSwv

(۱۶) Palestinian News & Info Agency (WAFA)

http //:www.wafainfo.ps/atemplate.aspx?id=3301#

(۱۷) یہ انکشاف صحافتی ذرائع ابلاغ کے ایک ادارے میں ملازمت کے دوران راقم الحروف کے ساتھ کام کرنے والے بعض سینئر حضرات کی جانب سے سامنے آیا۔

(۱۸) صدائے ترکی　　(مورخہ ۱۵ مارچ، ۲۰۱۱ء)

http //:www.trturdu.com/trtworld/ur/newsdetail.aspx?haberkodu=e834504f-fc43-413f-ab1b-aabab78fdabb

(۱۹) دنیا نیوز　　(مورخہ ۱۴ نومبر، ۲۰۰۹ء)

http //:dunyanews.tv/print_news_urdu.php?nid=16208&catid=3&flag=d

(۲۰) وائس آف جرمنی　　(مورخہ ۲۵ اگست، ۲۰۱۱ء)

www.dw.de/p/12NQt

(۲۱) اردو ڈان　　(مورخہ ۴ جنوری، ۲۰۱۴ء)

http //:urdu.dawn.com/news/1001222/first-pakistan-sri-lanka-test-ends-in-a-draw

(۲۲) ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان – APP　　(مورخہ ۲۶ دسمبر، ۲۰۱۳ء)

http//:www.app.com.pk/ud_/index.php?option=com_content&task=view&id=153043&Itemid=2

(۲۳) آج نیوز　　(مورخہ ۱۷ جون، ۲۰۱۱ء)

http //:urdu.aaj.tv/search/sports/2011/06/17/102369_2_story.html

(۲۴) ریڈیو پاکستان – پاکستان براڈکاسٹنگ کارپوریشن　　(مورخہ ۲۳ جولائی، ۲۰۱۳ء)

http //:www.radio.gov.pk/Urdu/newsdetail-30047

(۲۵) سماء ٹی وی　　(مورخہ ۱۵ مارچ، ۲۰۱۳ء)

http //:www.samaa.tv/urdu/urdu-news-3-15-2013-17942-2.html

(۲۶) روزنامہ نوائے وقت　　(مورخہ ۲۰ جون، ۲۰۱۳ء)

http //:www.nawaiwaqt.com.pk/international/20-Jun-2013/214324

(۲۷) روزنامہ جسارت　　(مورخہ ۱۴ ستمبر، ۲۰۱۳ء)

http //:beta.jasarat.com/pakistan/news/124085

(۲۸) روزنامہ ایکسپریس　　(مورخہ نومبر، ۲۰۱۳ء)

http //:www.express.pk/story/198959

(۲۹) اب تک ٹی وی　　(مورخہ ۱۳ دسمبر، ۲۰۱۳ء)

http //:abbtakk.tv/urdu/iraqfiringiranionkilled14122013

(۳۰) سچ ٹی وی　　(مورخہ ۴ دسمبر، ۲۰۱۳ء)

http //:www.suchtv.pk/urdu/world/item/7997-iraq-may-mutahid-bomb-damakay-18-afradh-jahan-bahak.html

(۳۱) دنیا نیوز　　(مورخہ ۲۲ مئی، ۲۰۱۲ء)

http //:dunyanews.tv/print_news_urdu.php?nid=111614&catid=3&flag=d

(۳۲) روزنامہ الاخبار　　(مورخہ ۲۲ جنوری، ۲۰۱۴ء)

http //:alakhbar.com.pk/story/7797

(۳۳) ریڈیو اقوام متحدہ – اردو سروس　　(مورخہ ۱۸ اکتوبر، ۲۰۱۳ء)

http //:www.unmultimedia. org/radio /urdu/archives/1093

(۳۴) ریڈیو پاکستان -پاکستان براڈکاسٹنگ کارپوریشن (مورخہ ۲۲اگست، ۲۰۱۳ء)

http //:www1.pbc.gov.pk/Urdu/newsdetail-31663

(۳۵) دنیا نیوز (مورخہ ۱۵اپریل،۲۰۱۱ء)

http //:dunyanews.tv/print_news_urdu.php?nid=47215&catid=3&flag=d

(۳۶) العربیہ نٹ (مورخہ ۲۷مئی،۲۰۱۱ء)

http //:www.alarabiya.net/articles/2011 /05 /27 /150790.html

(۳۷) روزنامہ ایکسپریس (مورخہ ۲۳اگست، ۲۰۱۳ء)

http //:www.express.pk/story/165833

(۳۸) جیو نیوز (مورخہ ۱۳مارچ، ۲۰۱۳ء)

http //:urdu.geo.tv/UrduDetail.aspx?ID=91997

(۳۹) وائس آف امریکا -اردو (مورخہ ۴نومبر، ۲۰۱۳ء)

http //:www.urduvoa.com/content/palestinian-funeral-draw-thoursands-in-west-bank-04apr2013 /1634957.html

(۴۰) ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان - APP (مورخہ ۱۹جولائی، ۲۰۰۸ء)

http //:www.app.com.pk/ud_/index.php?option=com_content&task=view&id=25164&Itemid=2

(۴۱) آج نیوز (مورخہ ۱۸جنوری، ۲۰۱۴ء)

http //:urdu.aaj.tv/search/international/2014 /01 /18 /144997_1_story.html

(۴۲) روزنامہ نوائے وقت (مورخہ ۱۶اکتوبر، ۲۰۱۳ء)

http //:www.nawaiwaqt.com.pk/front-page/16-Oct-2013 /249173

(۴۳) العربیہ نٹ (مورخہ ۱۳اپریل،۲۰۱۱ء)

http //:www.alarabiya.net/articles/2011 /04 /13 /145224.html

(۴۴) بی بی سی اردو (مورخہ ۱۳فروری،۲۰۱۱ء)

http //:www.bbc.co.uk/urdu/world/2011 /02 /110212_yemen_algeria_protests_zz.shtml?t=

(۴۵) روزنامہ اُردو پوائنٹ (مورخہ ۱۱دسمبر، ۲۰۰۷ء)

http //:daily.urdupoint.com/livenews/2007-12-11 /news-51613.html

(۴۶) روزنامہ جنگ (مورخہ ۱۲اگست، ۲۰۱۲ء)

http //:jang.com.pk/urdu/update_details.asp?nid=63057

(۴۷) احسان الحق، ڈاکٹر۔ اردو عربی کے لسانی رشتے، ص ۱۳۸۔ ۱۳۹، کراچی: قرطاس، (۲۰۰۵ء)

(۴۸) آئین پاکستان (باب دوم آرٹیکل نمبر ۱۳ شق ۲)، ص ۱۷، لاہور: منصور بک ہاؤس، ۱۹۷۳